وہ آپ کو طعنہ دیں گے، ہم بہرحال تسلیم کرتے رہے کہ آپ نے صحیح طریق پر فرض شہادت ادا کیا ہے۔ براہ کرم جنوری ۱۹۶۲ء کے اشارات ضرور پڑھ لیجیے۔ یہ ساری غلط فہمی آپ کو محض اس وجہ سے ہو رہی ہے کہ آپ نے اس سلسلہ کے سارے مضامین نہیں پڑھے ہیں۔ میرے نزدیک تو مسلمانوں نے اگر فرض شہادت علی الناس کو صحیح طور پر ادا کیا ہوتا تو نہ کوئی باطل فرقہ جنم لے سکتا تھا اور نہ جنم لے کر باقی رہ سکتا تھا۔ آدمی کی یہ خواہش ضرور ہوتی ہے کہ اس کے کام کی تعریف ہو۔ لیکن انصاف بھی تو آخر کوئی چیز ہے۔ جو کام غلط ہوئے ہیں آخر ان کی تعریف کیسے کی جائے؟

آخر میں یہ توضیح بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ "کافر قرار دینا یا کافر سمجھنا" یا "اعلان برأت" وغیرہ الفاظ سے میں نے ان کے تشریعی اور قانونی مفہوم کو مراد لیا ہے، یعنی وہ "کافر سمجھنا" جس پر احکام مترتب ہوں۔ ورنہ ظاہر ہے کہ جس شخص میں کفر کے خصائل جمع ہوں اس کو ہر ذی شعور مسلمان کافر ہی خیال کرتا ہے اور اس کے اعمال و اخلاق سے اپنے دامن کو بچانے کی بھی کوشش کرتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس کو اُس طرح کا کافر نہیں قرار دیا جا سکتا کہ اس سے روابط کا اس طرح انقطاع ہو جائے جس طرح ہجرت کے بعد آنحضرت صلعم کا قریش کے ساتھ ہو گیا۔ اور نہ اس سے اس مفہوم میں اعلان برأت ہی کیا جا سکتا ہے جس مفہوم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے "انا برءٰؤا منکم" میں کیا۔

قضیہ فلسطین میں ہمارا رویّہ

سوال: بعض ہمدرد پوچھتے ہیں کہ فلسطین کی سیاست میں امریکہ اور برطانیہ کی خود غرضانہ دخل اندازی کے نتائج عالم آشکارا ہیں، تو آخر جماعت اسلامی نے قضیہ فلسطین کے سلسلہ میں اپنی پالیسی کیا تجویز کی ہے؟

جواب: ہم وقتی مسائل کو اتنی اہمیت نہیں دیتے کہ اپنے اصل کام کو چھوڑ کر ان کے پیچھے پڑ جائیں۔ ہمارے نزدیک برطانیہ اور امریکہ سخت ظلم کر رہے ہیں۔ فلسطین کے معاملہ میں انھوں نے بے انصافی کی حد کر دی ہے۔ اہلِ فلسطین سے ہمدردی کرنا ہر انسان کا انسانی